

40156 - مواشی میں زکاة اس وقت ہو گی جب ان کے چارہ میں اخراجات نہ ہوتے ہوں

سوال

کیا ان بکریوں میں زکاة ہے جنہیں چارہ ڈالنے میں ماہانہ اخراجات صرف ہوتے ہوں، یا کہ بغیر کسی اخراجات اور مصارف کے قدرتی جڑی بوٹیاں اور نباتات چرنے والی بکریوں میں زکاة ہو گی، برائے مہربانی وضاحت کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جمہور اہل علم جن میں آئمہ ثلاثہ ابو حنیفہ، شافعی اور احمد شامل ہیں کہتے ہیں کہ مواشی (اونٹ، گائے اور بکری) میں زکاة اس وقت ہو گی جب وہ چرنے والی ہوں (یعنی قدرتی گھاس اور جڑی بوٹیاں چریں اور ان کا مالک انہیں چارہ نہ ڈالے) اور اگر مالک خود چارہ ڈالتا ہو تو اس میں زکاة نہیں ہے۔

انہوں نے دلیل یہ دی ہے کہ:

1 - امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جب بحرین بھیجا تو انہیں یہ خط لکھا:

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ فرضی زکاة ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا لہذا مسلمانوں میں سے جس سے بھی یہ زکاة اتنی ہی طلب کی گئی وہ اس کی ادائیگی کرے، اور جس سے اس (مقدار) سے زیادہ طلب کی جائے وہ اسے ادا نہ کرے...

اور چرنے والی بکریوں میں زکاة یہ ہے کہ اگر ان کی تعداد چالیس سے ایک سو بیس تک ہو تو اس میں ایک بکری ہو گی " الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر (1454).

تو یہاں حدیث میں انہوں نے چرنے کے ساتھ مقید کیا ہے، جو کہ اس کی دلیل ہے کہ جو چرنے والی نہ ہو اس میں زکاة نہیں۔

2 - امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہن بن حکیم سے اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" ہر چرنے والے چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے ... " الحدیث

سنن نسائی حدیث نمبر (2444) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو ارواء الغلیل (791) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں اونٹ کو چرنے کے ساتھ مقید کیا گیا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ اس کے علاوہ میں زکاة نہیں ہو گی۔

اور گائے کا حکم بھی اونٹ اور بکری کا ہی ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (33 / 5)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ " المجموع " میں کہتے ہیں:

" اور چرنے کے ساتھ مقید والا مفہوم ہمارے ہاں حجت ہے، اور چرنے والا مویشی وہ ہے جو چرے اور اسے چارہ نہ ڈالا جائے، اور السوم الرعی یعنی چرنے کو کہا جاتا ہے " اھ

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

اور سائمتہ یعنی چرنے کا ذکر کرنے میں چارہ ڈالنے والے جانور سے احتراز برتنا ہے، کیونکہ جسے چارہ ڈالا جائے اس میں اہل علم کے ہاں زکاة نہیں ہے۔ اھ

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس میں مسلک یہ ہے کہ مویشیوں میں مطلقاً زکاة واجب ہے، چاہے وہ چرنے والا ہو یا دوسرا، انہوں نے بعض احادیث میں لفظ اونٹ کے مطلقاً ذکر ہونے سے استدلال کیا ہے، کیونکہ اسے چرنے کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا، جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا تھا اس میں ہے:

(اور چوبیس اور اس سے زیادہ میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری ہے)۔

جمہور علماء کرام نے اس استدلال کا جواب یہ دیا ہے کہ:

یہ حدیث مطلق ہے، اور دوسری احادیث چرنے کے ساتھ مقید ہیں، اور اس میں قاعدہ یہ ہے: مطلق کو مقید پر محمول

کیا جائے گا۔

اور انہوں نے اس کی تائید اس قول سے کی ہے:

مویشیوں کی زکاة میں نمو، کثرت، اور زیادتی کا وصف معتبر ہے، اور چرنے والے میں نمو اور بڑھنا ظاہر ہے، کیونکہ اسے پالنے میں اخراجات اور خرچہ نہیں ہوتا، لیکن جس جانور کو چارہ ڈالا جائے اسے پالنے میں اخراجات ہوتے ہیں، اور ہو سکتا ہے اس کی بڑھوتی اس چارہ ڈالنے کو سمو لے (یعنی اس کی بڑھوتی چارہ ڈالنے کے اخراجات کے برابر ہو) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکمت اور اپنے بندوں پر اس کی رحمت ہے کہ اس نے اس میں سے زکاة ساقط کر دی۔

لیکن اگر وہ تجارتی بنیاد پر پالے جائیں، جیسا کہ مویشی فارم ہوتے ہیں جس میں مویشی خریدے جاتے اور پھر انہیں چارہ ڈال کر پال کر فروخت کیا جاتا ہے، تو اس میں تجارت کی زکاة ہو گی۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامة المقدسی (4 / 12) اور الموسوعة الفقهية (23 / 250)۔

اور تجارت کی زکاة کا حساب اور اس کی مقدار معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (10823) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" اور اس حدیث میں اس کا یہ قول: (چرنے والی بکریوں میں)

اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے، کیونکہ سائمن چرنے والے جانور کو کہتے ہیں، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ: کھیتی باڑی والے اونٹ اور گائے بیل اور چارہ ڈالے جانے والے مینڈھوں میں زکاة ہے۔

ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اور لیث رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، میرے علم کے مطابق ان دونوں کے علاوہ کسی اور کا یہ قول نہیں ہے۔

اور امام شافعی، امام احمد، اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور اسی طرح ثوری اور اوزاعی وغیرہ کا قول یہ ہے کہ: ان میں زکاة نہیں۔

اور صحابہ کرام کی ایک جماعت جن میں علی، جابر، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں سے بھی یہی مروی ہے، اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی لکھا۔

اور بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر چالیس چرنے والے (اونٹوں) میں ایک بنت لبون ہے "

تو انہوں نے اس میں سائمہ کے ساتھ مقید کیا ہے، اور جب ایک ہی جنس ہو تو بلا کسی اختلاف کے مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا، اور اسی طرح چرنے والی بکریوں کے متعلق ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی۔ اھ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 32) .

اور مستقل کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اونٹ، گائے اور بکریوں کی زکاة واجب ہونے کی شرط میں یہ ہے کہ وہ چرنے والے ہوں " اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (205 / 9) .

واللہ اعلم .